سیکشن "ب"

سوال نمبر 2

(vii)

جواب:-

مغربی طرزِ جمہوریت متحدہ ہندوستان میں اس لیے قابلِ عمل نہ تھی کیونکہ مغربی جمہوریت اکثریت پر بنیاد تھی اور ہندوستان میں دو الگ قومیں آباد تھیں (ہندو اور مسلم)۔ اور اگر متحدہ ہندوستان میں مغربی جمہوریت عمل میں لائی جاتی تو مسلمان اقلیت ہمیشہ ہندو اکثریت کے تحت دب جاتے اور ہمیشہ ان کے غلام رہتے کیونکہ ہندو متحدہ ہندوستان میں اکثریت میں تھے۔

6

(v)

جواب:-

حضرت عمرؓ نے رفاہِ عامہ کو اپنی سلطنت

میں ایک اہم مقام دیا تھا۔ انہوں نے رفاہ عامہ کی خاطر مندرجہ ذیل اقدامات کیے۔

غریبوں کیلئے لنگرخانے، مہمانوں کیلئے مہمان خانے، فقیروں اور مسافروں کیلئے بیت المال سے تنخواہیں، بچوں کی پیدائش پر ان کیلئے تحائف وغیرہ کیے۔

(۱۷)

جواب:-

پاکستان کی خارجہ پالیسی مندرجہ ذیل پانچ اصولوں پر قائم ہے۔

1. اپنی آزادی اور خودمختاری کا احترام
2. دوسرے ممالک کی آزادی، خودمختاری اور اقتدارِ اعلیٰ کا احترام
3. دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی سے احتراز
4. اقوامِ متحدہ کے منشور پر سختی سے عمل
5. بین الاقوامی تعلقات میں غیرجانبداری کے اصولوں کی سختی سے پابندی۔

(ا)

جواب:

مسلم لیگ کا قیام:

دسمبر 1906 میں مسلم ایجو۔ کیشنل کانفرنس کے اختتام پر مسلمان اکابرین نواب سلیم اللہ خان کی رہائش گاہ پر جمع ہوگئے۔ اس اجلاس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔ اس نے اپنے خطے میں فرمایا کہ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق کی تحفظ کیلئے ایک سیاسی جماعت بنالیں۔ چنانچہ نواب صاحب کی اس بات پر کئی مسلمان رہنماؤں نے لبیک کہا اور یوں مسلم لیگ کا قیام عمل میں دیا گیا۔

مقاصد:

1. مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان مفاہمت کی کوشش کرنا اور ان کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا
2. مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا اور تاج برطانیہ کے سامنے ان کو پیش کرنا۔
3. مسلمانوں اور دوسرے اقوام کے درمیان مفاہمت کی فضاء پیدا کرنا اور ان کے درمیان اختلافات کو ختم کرنا۔

درج بالا مطالبات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اور مسلم لیگ کو ایک منظم جماعت بنانے کیلئے 1908 میں مسلم لیگ نے اپنا آئین بنایا اور

سر سلطان محمد آغا خان سوم کو مسلم لیگ کا پہلا صدر مقرر کیا گیا۔ نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک کو مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر کر دیے۔

( )

جواب:-

آب و ہوا کا انسانی زندگی پر اثر:-

انسان کی زندگی پر آب و ہوا کا اثر مسلمہ ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ پرانی تہذیبیں وہیں پھلی پھولیں جہاں انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کیلئے آب و ہوا انتہائی سازگار رہی۔

موجودہ دور کی سائنسی ترقی نے موسمی حالات کو اپنے طور پر ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آب و ہوا کی صحت انسانی، طرزِ بود و باش، کاروبار، عادات، لباس، سوچ، رسم و رواج اور نقل و حرکت پر پوری طرح اثرانداز ہے جبکہ کہ آب و ہوا زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے۔

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس کے طبعی خدوخال میں یکسانیت نہیں۔ اس کے کل رقبہ کے 60 فی صد حصے پہاڑ اور سطوح مرتفع ہیں جبکہ باقی ماندہ حصے میدانی اور صحرائی ہیں۔ اسطرح اس کی آب و ہوا بھی ایک حصے سے دوسرے حصے میں مختلف ہے۔ اس فرق کی نسبت سے مختلف علاقوں میں لوگوں کے رہن سہن، اور ان کی مصروفیات میں بھی

فرق ہے۔

(viii)

جواب:-

قومی یکجہتی:-

ہمارے ثقافت کی سب سے بڑی خاصیت اس کا اسلامی رنگ ہے۔ ہماری آبادی کی غالب اکثریت مسلمان ہے اور یہ ایک مضبوط کڑی ہے جو ہمیں بھائی چارے، محبت اور دوستی کے لازوال رشتوں میں باندھے ہوئے ہیں کیونکہ اسلام نسلی برتری، ذات پات اور علاقائی دھڑے بندیوں کی نفی کرتا ہے۔ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور رشتہ داریاں کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جملہ اقلیتوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر طرح کی مراعات اور آزادی حاصل ہے۔

مخلوط ثقافت

پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مختلف زاویوں سے دیکھنے سے اس کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ مقامی قدیم باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، ایرانی، تورانی اور یونانی نسلوں کے لوگ آباد ہیں ہر گروہ اپنے ساتھ اپنے علاقائی اور نسلی رسم و رواج، رہن سہن کے طریقے، لباس اور زبان لے کر آیا ہے۔ اس گروہی ثقافت نے دوسرے گروہوں پر اثر ڈالا۔

معاشرت:-

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر سادہ اور حیادار ہے لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں اور ان کے رسم و رواج سادہ اور دلچسپ ہیں۔ زیادہ تر لوگ مشترکہ خاندانی نظام کے زیر اثر زندگی گزارتے ہیں۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کیا جاتا ہے۔ لوگوں میں رواداری اور بردباری کا جذبہ موجود ہے۔ خواتین کو احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر آبادی دیہات میں ہے جہاں لوگ کھیتی باڑی کر کے اور مویشی پال کر زندگی گزارتے ہیں۔ شہروں میں اکثر لوگ ملازمت پیشہ اور تاجر ہیں۔ شادی بیاہ اب بھی روایتی انداز میں ہوتے ہیں۔

(۷۱۱)

مغربی طر

سوال نمبر 3

جواب:

شہریوں کے فرائض:

پاکستان کے شہریوں
کو مساوی حقوق حاصل ہیں وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد

ہوتی ہیں کیونکہ حقوق اور فرائض کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور ان میں توازن قائم کیے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی شہری کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

ملک سے وفاداری:-

ایک اچھے پاکستانی شہری پر لازم ہے کہ وہ ریاست پاکستان کا وفادار رہے اور کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہ ہو جو ملک کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہو۔

قانون کا احترام:

ہر شہری کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ وہ تمام ملکی اور ریاستی قوانین کا احترام کرے اور کسی بھی صورت میں قانون کی خلاف ورزی نہ کرے

ٹیکسوں کی ادائیگی

شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام ٹیکس بروقت ادا کریں کیونکہ ان کی ادائیگی کے بغیر حکومتی انتظامات چلانا اور عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ترقیاتی کام کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال:

ووٹ کے حق کا صحیح استعمال ہر اچھے شہری کی بنیادی ذمہ داریوں میں اہم ترین فریضہ ہے۔ شہریوں کو چاہیئے کہ وہ دیانت دار اور اچھے کردار کے حامل امیدواروں کو ووٹ دیں تاکہ ملک کا سیاسی نظام مضبوط ہو اور بدعنوانی کا خاتمہ ہو۔

سماجی خدمت:

ایک جمہوری ملک کا شہری اخلاقی طور پر اس بات کا پابند ہوتا کہ وہ سماجی خدمت اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیں۔

قومی مفاد کی بالا دستی:

پاکستانی شہری ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ملکی اور قومی مفاد کیلئے کام کریں اور تمام ایسی سرگرمیوں سے دور رہیں جو قوم کے مفادات کے منافی ہو۔

تعلیم کا حصول:

تعلیم حاصل کرنا جہاں حقوق کا حصہ ہے وہاں اس کا شمار فرائض میں بھی ہوتا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خود بھی تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دلوائے کیونکہ تعلیم کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

محنت:-

ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے
اور ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

سوال نمبر ۲:

ارضِ پاکستان کا محلِ وقوع:-

براعظم ایشیا پر نظر ڈالیں
تو معلوم ہوگا کہ اس کے جنوب میں جزیرہ نما قطعہ زمین واقع ہے
جو جنوبی ایشیاء کہلاتا ہے۔ اس کو کوہ ہمالیہ اور اس کی شاخیں براعظم
کے شمالی حصے سے جدا کرتی ہیں۔ جنوبی ایشیاء کے شمال مغربی حصے میں
سرزمین پاکستان 61 اور 76 طول بلد مشرقی اور 24 اور 37 عرض بلد
مشرقی کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کل رقبہ 796096 مربع
کلومیٹر ہے۔ شمالی علاقہ جات اور مغربی قبائلی علاقہ جات کو ملا کر کل
رقبہ 868591 مربع کلو میٹر ہے۔

پاکستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ ہے۔
یہاں افغانستان کی علاقے واخان کی پٹی پاکستان کو تاجکستان
سے جدا کرتی ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ مغرب میں
ایران کا اسلامی ملک ہے۔ پاکستان کے شمال مشرق میں مقبوضہ
ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ جمہوریہ چین کے علاقے سنکیانگ (XINJIANG)

اور تبت واقع ہیں۔ مشرق میں بھارت کے علاقے پنجاب اور راجپوتانہ واقع ہے۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب اور بحر ہند واقع ہیں۔
2017 کی مردم شماری کے مطابق ہماری آبادی 207.7 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

پاکستان کے محلِ وقوع کی اہمیت:

پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے ایشیاء کے مرکز اور دنیا کے حساس ترین خطے میں واقع ہے۔ پاکستان کا محلِ وقوع بین الاقوامی سالمیت اور اسلامی دنیا کے مفادات کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے دنیا میں چند ہی علاقے محلِ وقوع کے لحاظ سے اتنے اہم ہیں۔

پاکستان دنیائے اسلام کے درمیان میں واقع ہے جو مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ شمال میں وسط ایشیاء کی مسلم ریاستیں اور چین کا صوبہ سنکیانگ ہے ان میں سے اکثر ممالک تیل کی دولت سے مالامال ہیں۔ جنوب مشرق کے مسلم ممالک بعض معدنی اور زرعی پیداوار کے لیے اہم ہیں۔ ان تمام ممالک کے ساتھ ہمارے تاریخی، مذہبی، ثقافتی اور تجارتی رشتے قائم ہیں۔

شمال مشرق میں پاکستان کی سرحدیں چین سے ملی ہوئی ہیں۔ چین کے ساتھ شاہراہ قراقرم کے راستے تجارت اور آمدورفت ہوتی ہے۔ شاہراہ قراقرم تجارتی اور فوجی لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

پاکستان ۔ وسطی ایشیاء کا دروازہ:

پاکستان کے جنوب میں
بحیرہ عرب ہے جو بحر ہند کا شمالی حصہ ہے۔ یہ بین الاقوامی لحاظ سے
سیاست
ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی
اہم ترین بندرگاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع
ہونے کے باعث یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان روابط
میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چین کی مدد سے تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ
گوادر انہی روابط کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کر سکے گی۔ ان بندرگاہوں
کی سہولت کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔

افغانستان، تاجکستان، ازبکستان، کرغزستان، قازقستان، ترکمانستان
اور آذربائیجان خشکی سے گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی اپنی کوئی ایسی بندرگاہ
جس کے ذریعے آسانی سے بین الاقوامی بحری تجارتی راستوں تک
رسائی حاصل کی جا سکے۔ افغانستان پہلے ہی سے اپنی بیرونی تجارت
کیلئے پاکستان پر انحصار کرتا ہے۔ سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے
کے بعد ان مسلم ریاستوں اور پاکستان کے درمیان صدیوں پرانے رشتے
بحال ہو رہے ہیں۔ تیل، گیس، بجلی، سیاحت و ثقافت، بنک کاری
صنعت و تجارت، تعلیم اور دیگر کئی شعبوں میں باہمی اشتراک اور
امداد و تعاون کے معاہدے ہو چکے ہیں۔ ایران، ترکی اور پاکستان
پر مشتمل اقتصادی تعاون کی تنظیم (سابقہ آر سی ڈی) میں
بھی ان مسلم ممالک اور افغانستان کو شامل کیا جا چکا ہے۔

ان ممالک پر مشتمل قدرتی وسائل سے مالا مال وسیع و عریض
خطہ مستقبل قریب میں اقتصادی ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار
ہوگا۔ اس مقصد کیلئے آمد و رفت کے ذرائع ابلاغ بنیادی حیثیت
رکھتے ہیں۔ چنانچہ افغانستان کے ساتھ کوئٹہ سے قندھار تک ریل کی
پٹری بچھانے کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں
سے ریلوے کا رابطہ قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ وسطی ایشیاء
اور بحیرہ کیسپین کا خطہ دنیا کے تیل و گیس کے سب سے بڑے ذخائر
کا علاقہ بنتا یا جاتا ہے۔ ترکمانستان سے براستہ افغانستان گیس پائپ
لائن بچھانے کا عمل

8

KHYBER PAKHTUNKHWA